Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد | ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ ۔ تبلیغ ۱۳۶۰ ہش ۔ ۷ فروری ۱۹۸۱ء | نمبر ۳۰

حضور ایدہ اللہ کو دعا کیلئے مسلسل خطوط لکھتے رہیں۔ ڈاکٹر عبدالسلام

برطانیہ میں جماعت احمدیہ کے تحت ہونے والی تربیتی کلاس سے نوبل انعام یافتہ سائنسدان کا خطاب

برطانیہ کی تربیتی کلاس نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ ختم ہو گئی

عالمی شہرت کے حامل نوبل انعام یافتہ سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے احباب جماعت کو تلقین کی ہے کہ وہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دعا کے لئے مسلسل خطوط لکھتے رہیں۔

محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے یہ قیمتی نصیحت جماعت احمدیہ برطانیہ کے تحت ہونے والی یک روزہ تربیتی کلاس سے افتتاحی ڈنر میں بطور مہمان خصوصی احباب سے خطاب کرتے ہوئے بیان فرمائی۔ انہوں نے احمدی طالب علموں پر زور دیا کہ وہ اپنے اپنے گھروں میں اپنی پڑھائی پر توجہ دیں۔ برطانیہ میں مقیم مبلغ اسلام مبارک احمد ساقی صاحب نے بذریعہ کیسل گرام وکالت تبشیر کے توسط سے اس تربیتی کلاس کی خبر بھجواتے ہوئے بتایا ہے کہ یہ کلاس اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ

کیبل گرام میں بتایا گیا ہے کہ اس تربیتی کلاس میں برطانیہ کی ۲۰ جماعتوں کے ۲۲۰ احباب نے شرکت کی۔ کلاس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا۔ اس میں حضور نے اس تعلیم کو عملی زندگی میں جاری کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اس کا مکمل متن انشاء اللہ بعد میں شامل اشاعت کیا جائے گا) برطانیہ کے مشنری انچارج محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے اس پیغام کی وضاحت و تشریح فرمائی۔ امام مسجد لنڈن نے وکیل التبشیر تحریک جدید محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی طرف سے نیک تمناؤں اور دعاؤں کا پیغام بھی احباب تک پہنچایا۔ تربیتی کلاس کا افتتاح محترم شیخ مبارک احمد صاحب مشنری انچارج برطانیہ نے کیا۔ انہوں نے اپنے افتتاحی خطاب میں طالب علموں پر زور دیا کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کی حقیقی روح اپنے اندر جذب کریں۔ اس مقصد کے لئے دنیا بھر میں اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے دن رات دعائیں کریں۔ اس کے علاوہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے بھی دعائیں کرتے رہیں۔

کیبل گرام بتایا گیا ہے کہ اس تربیتی کلاس میں قرآن کریم، حدیث، تاریخ اسلام، موازنہ مذاہب اور اردو کے بارے میں اسباق پڑھائے گئے مختلف کھیلیں کھیلی گئیں اور طالب علموں نے تربیتی کلاس کے ایک حصہ کے طور

(باقی دیکھیں ص۸ پر)

امتحان دینے والے جملہ طلباء اور طالبات کے لئے

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا نہایت اہم تاکیدی ارشاد

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۶ مارچ ۱۹۸۰ء میں جملہ احمدی احباب اور طالبات کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا ہے۔

پہلی بات جو میں چاہتا ہوں کہ آپ کریں مجھے خوشی پہنچانے کے لئے وہ یہ ہے کہ ہر احمدی بچہ (یا احمدی بچی) جو پہلی کلاس سے لے کر پی ایچ ڈی تک (کسی بھی کلاس یا درجہ کا) امتحان دے وہ نتیجہ نکلنے پر (خواہ پاس ہو یا فیل) مجھے خط لکھے۔"

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۴ تبلیغ / فروری۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضرت [illegible] کو اپنی گرد و دل میں انتظار [illegible] اور [illegible] احباب کرام التزام اور درد دل کے ساتھ [illegible] حقیقی کے حضور عاجزانہ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو صحت کاملہ عطا کرے۔ آپ [illegible] کو [illegible] پر فرمات دینیہ بجالانے کی توفیق عطا کرے۔ اور ہر گام پر آپ کا حامی و ناصر [illegible] امین۔

• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت پہلے سے بہتر ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ کے بابرکت وجود کو تادیر ہمارے درمیان سلامت رکھے اور تندرستی عطا کرے۔ آمین

• محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے ۱۲ تبلیغ ۱۳۶۰ہش کو بعد نماز عشاء برادرم مکرم ہدایت اللہ ناصر صاحب واقف زندگی متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ ابن چوہدری ارشاد اللہ صاحب جھٹہ مولانکے ضلع گوجرانوالہ کا نکاح محترمہ امۃ الباسط صاحبہ لیڈی ہیلتھ وزیٹر بنت چوہدری غلام نبی صاحب [illegible] ہلول چک چھور ضلع شیخوپورہ سے مبلغ دس ہزار روپیہ مہر پر اعلان فرمایا۔

از راہ شفقت سیدنا و امامنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے [illegible] تحریک فرمائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ بابرکت ہو۔

سید حسن طاہر بخاری
جامعہ احمدیہ ربوہ

• محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نائب صدر و مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ رقم فرماتے ہیں۔

مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۸۱ء کو مکرم برادرم عبدالمالک صاحب نمائندہ خالد و تشحیذ لاہور جو کہ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے بڑے مستعد اور مخلص خادم ہیں کو ایک حادثہ میں چوٹیں آئی ہیں۔ احباب جماعت سے موصوف کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

• مکرم محمد اسد اللہ صاحب قریشی مربی سلسلہ کی دائیں آنکھ کا ۱۰ فروری ۱۹۸۱ء کو لاہور میں اپریشن ہونا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کو کامیاب کرے۔ اور مکرم محمد اسد اللہ صاحب کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

عبدالواحد نائب ناظر اصلاح و ارشاد

ملک مسعود احمد نے نظارت نشر و اشاعت مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۷ تبلیغ ۱۳۶۰ ہش

۱ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہل اللہ سے دُعا کرانے کے آداب

ہم گذشتہ شمارہ میں قرآن مجید کی رُو سے اس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ مامورین الٰہی اور ان کے خلفاء کے پیروؤں کی دینی و دنیوی فلاح، مادی و روحانی ترقی اور اس جہت سے ان کی جملہ مرادیابیوں میں خود اُن مامورینِ الٰہی اور ان کے خلفاء کی دعاؤں کا بہت دخل ہوتا ہے۔ وہ خُدائی حکم کے ماتحت ازخود ان کے لئے دن رات دعاؤں میں مصروف رہتے ہیں اور یہ ان کی مقبول دعاؤں ہی کا ثمرہ ہوتا ہے کہ متبعین کا قدم دینی اور دنیوی اعتبار سے ہر آن ترقی کی طرف اٹھ رہا ہوتا ہے اور وہ ایک کامیابی کے بعد دوسری کامیابی سے ہمکنار ہو رہے ہوتے ہیں۔

اِس ضمن میں آج ہم یہ امر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ جہاں مامورِ من اللہ اور اس کے خلفاء اپنے متبعین کے لئے خدائی حکم کے بموجب فرضِ منصبی کے طور پر دن رات دعائیں کر رہے ہوتے ہیں وہاں ان متبعین کا بھی یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ دن رات اُس مامورِ من اللہ اور بعد میں آنے والے اس کے جانشینوں کے لئے تضرع اور ابتہال کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔ ان کیلئے دعائیں کرنا فی الاصل خود اپنے لئے اَن حد خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب ہوتا ہے۔ یہ دو طرفہ دعائیں ہی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا موجب بنتی ہیں۔ خدا تعالیٰ ان دعاؤں کو قبول کر کے اپنے فضل بارش کی طرح برساتا چلا جاتا ہے۔ ان دو طرفہ دعاؤں کی اہمیت ذہن نشین کرانے کے لئے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ۔ (مسلم)

ترجمہ:۔ تمہارے پسندیدہ امام وہ ہیں کہ جن سے تم محبت رکھتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں اور تم ان کے لئے دعائیں کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے دعائیں کرتے ہیں۔

ان دو طرفہ دعاؤں کے علاوہ متبعین کا ایک فرض یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ مامورِ من اللہ اور بعد ازاں آنے والے اس کے جانشینوں کے ساتھ محبت و عقیدت کا ذاتی تعلق قائم کر کے فرداً فرداً ان کی خصوصی دعاؤں کا اپنے آپ کو مورد بنائیں۔ اس کے لئے دو باتیں ضروری ہیں۔ ایک ان کی خدمت میں اپنی دینی و دنیوی حاجات پیش کر کے دُعا کی بار بار اور بہ تکرار درخواست دوسرے صدق و صفا، اخلاص و وفا اور خدمت و فدائیت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کر کے ان کی خصوصی توجہ جذب کرنے کی کوشش۔ جو بھی ان دو باتوں پر کما حقہٗ عمل پیرا ہوتا ہے وہ ان کی مقبول دعاؤں کے طفیل فائز المرام ہوتا چلا جاتا ہے اور اِس طرح اس کی دینی اور دنیوی مرادیں پوری ہوتی چلی جاتی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اپنے اوپر بارش کی طرح نازل ہوتے خود مشاہدہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتا ہے۔ یہ دونوں باتیں اہل اللہ سے دعائیں کرانے کے نہایت ضروری اور لازمی آداب کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان کے بغیر اہل اللہ کی مقبول دعاؤں سے صحیح معنوں میں فیضیاب ہونا ممکن نہیں ہوتا۔ ان آداب کی اہمیت پر سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بہت تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور اس امر کو بہت عمدگی سے ذہن نشین کرایا ہے۔ چنانچہ حضور اقدس فرماتے ہیں:۔

"استجابت دُعا کے لئے ایک ایسی شرط ہے جو تمام شرطوں سے مشکل تر ہے۔ کیونکہ اس کا پورا کرنا خُدا کے مقبول بندوں کے ہاتھ میں نہیں بلکہ اُس شخص کے ہاتھ میں ہے جو دُعا کرنا چاہتا ہے اور وہ یہ ہے کہ نہایت صدق اور کامل اعتقاد اور کامل یقین اور کامل ارادت اور کامل غلامی کے ساتھ دُعا کا خواہاں ہو اور یہ دل میں فیصلہ کرے کہ اگر دُعا قبول نہ بھی ہو تاہم اس کے اعتقاد اور ارادت میں فرق نہیں آئے گا۔ اور دُعا کرانا آزمائش کے طور پر نہ ہو بلکہ سچے اعتقاد کے طور پر ہو اور نہایت نیاز مندی سے اس کے دروازے پر گرے اور جہاں تک اس کے لئے ممکن ہے مال سے، خدمت سے، ہر ایک طور کی اطاعت سے ایسا قرب پیدا کرے کہ اس کے دل کے اندر داخل ہو جائے اور بایں ہمہ نہایت درجہ پر نیک ظن ہو اور اس کو نہایت درجہ کا متقی سمجھے اور اس کی مقدس شان کے برخلاف ایک خیال بھی دل میں لانا کفر خیال کرے اور اس قسم کی طرح طرح کی جاں نثاری دکھلا کر سچے اعتقاد کو اس پر ثابت اور روشن کر دے اور اس کی مثل دنیا میں کسی کو بھی نہ سمجھے اور جان سے، مال سے، آبرو سے اس پر فدا ہو جائے اور کوئی کلمہ کسرِ شان کا کسی پہلو سے اس کی نسبت زبان پر نہ لائے اور نہ دل میں۔ اور اِس بات کو اُس کی نظر میں بپایۂ ثبوت پہنچا دے کہ درحقیقت وہ ایسا ہی معتقد اور مرید ہے۔ اور بایں ہمہ صبر سے انتظار کرے۔ اور اگر پچاس دفعہ بھی اپنے کام میں نامراد رہے پھر بھی اعتقاد اور یقین میں سست نہ ہو کیونکہ یہ قوم سخت نازک دل ہوتی ہے۔ اور ان کی فراست چہرہ کو دیکھ کر پہچان سکتی ہے کہ یہ شخص کس درجہ اخلاص رکھتا ہے اور یہ قوم باوجود نرم دل ہونے کے نہایت بے نیاز ہوتی ہے۔ ان کے دل خُدا نے ایسے بے نیاز پیدا کئے ہیں کہ متکبر اور خود غرض اور منافق طبع انسان کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ اس قوم سے وہی لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں جو اس قدر غلامانہ اطاعت ان کی اختیار کرتے ہیں گویا مر ہی جاتے ہیں۔ مگر وہ شخص جو قدم قدم پر بدظنی کرتا ہے اور دل میں کوئی اعتراض رکھتا ہے اور پوری محبت اور ارادت نہیں رکھتا وہ بجائے فائدہ کے ہلاک ہو جاتا ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۶۶ تا ۶۸ طبع اوّل)

الغرض اہل اللہ کی مقبول دعاؤں سے فیضیاب ہونے کے لئے ضروری ہے کہ دُعا کی درخواست کرنے والا نہایت درجہ صدق اور کامل اعتقاد اور کامل یقین اور کامل ارادت اور کامل غلامی کے ساتھ دُعا کا خواہاں ہو۔ اس کے بغیر ضروری نہیں ہوتا کہ وہ خدا کی نگاہ میں قبولیت دُعا کے حظ کا مستحق ٹھہرے۔

ہو گئے خُلد آشیاں قاضی محمد نذیر

صاحبِ علم و عمل قاسمِ خیر الکثیر
ہو گئے خُلد آشیاں قاضی محمد نذیر

سخت فریس و ذہین خادمِ دینِ متین
مہدیٔ دیں کے غلام شاہِ قلم کے وزیر

صاحبِ عقل و خرد صاحبِ نورِ یقین
صاحبِ فکر و نظر صاحبِ خامہ و بیر

آئینۂ علم تھا آپ کا حُسنِ کلام
فنِ بلاغت عطاء حق نے کیا تھا خطیر

حق نے کیا تھا انہیں زورِ خطابت عطا
ان کی زباں پر تھا حق دل بھی تھا روشن ضمیر

ایسے مُناظر تھے آپ جنکا ہے مشکل جواب
ایسے مجاہد تھے آپ جنکی ہے مشکل نظیر

تیزیٔ شمشیرِ حق بر سرِ باطل پرست
تیزیٔ تیغِ قلم مرآۃ ذوالکبیر

جوہرِ سیفِ زباں بر سرِ دجالیت
جوہرِ سیفِ قلم برق وشِ بے نظیر

بر سرِ عیسائیت آہنی گرزِ گراں
مذہبِ اسلام کا ایک فردِ تن فقیر

خدمتِ اسلام تھا مقصدِ حینِ حیات
دوش پہ بارِ سلوک پشت پہ نقشِ حصیر

حق نے دیا وہ مقام جس میں نہیں کچھ کلام
مر کے حیاتِ دوام پا گئے حق کے سفیر

غیر جماعت کے بھی اہلِ شرف علم دوست
کرتے تھے سب احترام دل سے صغیر و کبیر

سینۂ خامہ ہے شق رنگِ سیاہی ہے فق
اشک فشاں غم سے ہے خامۂ قیسِ حقیر

(قیس مینائی نجیب آبادی۔ کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت صحابہ رضوان اللہ علیہم

(تقریر محترم مولوی غلام باری صاحب سیف فاضل برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۸۰ء)

(۶)

غزوہ خیبر

غزوۂ خیبر میں یہود کا مشہور سردار مرحب بن حمیر محمد بن مسلمہ کے ہاتھوں مارا گیا تو اس کا بھائی یاسر غضبناک ہو کر میدان میں آیا۔ یہ اپنے بھائی کی طرح بہت گرانڈیل اور قوی ہیکل تھا اس نے حصل من مبارز کا نعرہ بلند کیا۔ اور کہا کوئی ہے جو میرا مقابلہ کرے حضرت زبیرؓ اس کے مقابلہ میں آگے بڑھے حضرت صفیہؓ کو خیال گذرا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی معلوم ہوتا ہے آج میرے بیٹے کو شہادت نصیب ہوگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں۔ زبیر اس کو مار لیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا وہ زبیرؓ کے ہاتھوں خیبر میں ڈھیر ہوا۔

(ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۷۹۶ مطبوعہ مصر)

فتح مکہ۔

فتح مکہ کے تاریخی دن جب سرور کونینؐ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ اُس مقدس شہر میں داخل ہوئے جس کے باسیوں نے آپؐ پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا تھا۔ جہاں کے ظالموں نے آپؐ اور آپؐ کے صحابہؓ کو وہ اذیتیں پہنچائی تھیں کہ ان کو سن کر آج بھی انسانیت ندامت محسوس کرتی ہے۔ اس تاریخی دن لشکرِ اسلام مختلف دستوں کی صورت میں تھا۔ جس دستہ کے سالارِ کارواں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ زبیرؓ بھی اسی دستہ میں شامل تھے اور علمِ اسلام آج انہوں نے اٹھایا ہوا تھا۔

(بخاری کتاب المغازی)

جنگ حنین

جنگِ حنین کے دن ہوازن قبیلہ کی غیر متوقع تیر اندازی سے اور اس وجہ سے بھی کہ آج لشکرِ اسلام میں دو ہزار نو مسلم بھی شامل تھے ایسا وقت بھی آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے میدان میں رہ گئے حضرت عباسؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لگام تھامے تھے کافر سردار مالک بن عوف ایک گھاٹی پر شاہسواروں کے ساتھ کھڑا تھا۔ اُس نے دیکھا کچھ شاہسوار ظاہر ہوئے۔ مالک بن عوف نے پوچھا یہ کیا نظر آ رہا ہے۔ اس کے ساتھیوں نے کہا کچھ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے نیزے گھوڑوں کے کانوں کے درمیان رکھے ہوئے ہیں۔ اس نے کہا یہ بنو سلیم ہیں ان سے تمہیں کوئی خطرہ نہیں چنانچہ وہ آئے اور وادی کی طرف نکل گئے۔ پھر دیکھا کہ ایک اور دستہ سواروں کا ظاہر ہوا مالک نے پوچھا کیا دیکھتے ہو اُس نے کہا کچھ لوگ ہیں نیزے ہاتھ میں ہیں۔ اُس نے کہا یہ اوس اور خزرج ہیں ان سے بھی تمہیں کوئی خطرہ نہیں۔ وہ بھی جب گھاٹی کے قریب پہنچے تو بنو سلیم کی طرح وادی کی طرف چل پڑے۔ پھر ایک سوار نظر آیا مالک نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کیا دیکھتے ہو؟ انہوں نے کہا ایک شاہسوار ہے۔ لمبا قد۔ کندھے پر نیزہ ہے سر پر سرخ پٹکا باندھے ہے۔

مالک نے کہا یہ زبیرؓ بن عوام ہے موت کی قسم اس کی تم سے مڈبھیڑ ہوگی۔ اب قدم مضبوط کر لو چنانچہ جب زبیرؓ گھاٹی پر پہنچے سواروں نے انہیں دیکھا تو چٹان کی طرح ان کے سامنے ڈٹ گئے اور نیزے کے وہ وار کیے کہ گھاٹی ان کافر سرداروں سے خالی کرالی

(ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۹۰۴ مطبوعہ مصر)

یہ وہ لوگ تھے جو پہاڑوں کا سینہ چیر کر آگے بڑھتے تھے جب یہ قدم اٹھاتے تو پھر سمندروں کے طوفان اور آسمانوں کی بجلیاں ان کے قدم نہ روک سکتیں

جنگ یرموک

حضرت ابوعبیدہؓ کے حالات میں غزوۂ سیف البحر کا ذکر پہلے ہو چکا ہے جس میں عنبر مچھلی کے ملنے کا ذکر تھا۔ اس لشکر میں زبیرؓ بھی شامل تھے۔ اور یرموک کے معرکہ میں بھی زبیرؓ شامل تھے۔ بخاری میں اس غزوہ میں ان کی شجاعت کا واقعہ درج ہے اس معرکہ میں ان کی بیوی اسماءؓ اور بچہ عبداللہؓ بھی ان کے ساتھ تھے۔ اسی جوان سال بچے کو گھوڑے پر سوار کر کے ایک آدمی کے سپرد کر دیا تھا۔ اور ہمیں سبق دیا کہ اس طرح بچوں کی تربیت کیا کرتے ہیں۔ ڈھائی لاکھ کا لشکر جرار سامنے تھا۔ بعض صحابہؓ نے کہا زبیر حملہ کرو ہم تمہارا ساتھ دیں گے۔ حضرت زبیرؓ نے جواب دیا تم غلط کہتے ہو۔ ساتھ نہ دے سکو گے انہوں نے کہا کیوں نہیں دیں گے۔ حضرت زبیرؓ نے حملہ کیا اور دشمن کی صفوں کو چیرتے ہوئے دوسری طرف نکل گئے اور وہی بات ہوئی کہ ان کے ساتھ کوئی بھی دشمن کی صفوں کو چیر نہ سکا۔ جب وہ پلٹے تو ان کے گھوڑے کی لگام پر کسی کا ہاتھ پڑ گیا اور ان کے کندھے پر تلوار کے دو کاری زخم آئے۔ حضرت زبیرؓ کے بیٹے عروہؓ کہتے ہیں وہاں ایسا گھاؤ بن گیا تھا کہ بچپن میں کھیلتے ہوئے میری انگلیاں اس گھاؤ میں داخل ہو جاتی تھیں۔

(بخاری کتاب المغازی باب قتل ابی جہل)

عبداللہ بن زبیرؓ روایت کرتے ہیں۔ میں اپنے باپ کے ساتھ یرموک میں تھا۔ میں بچہ تھا ابھی لڑنے کے قابل نہ تھا۔ جب جنگ کا معرکہ گرم تھا تو دیکھا ایک ٹیلہ پر لوگ جمع ہیں وہ لڑائی میں حصہ نہیں لے رہے۔ میں سوار ہو کر ان کی طرف گیا کیا دیکھا کہ ابوسفیان بن حرب اور قریش کے کچھ سردار ہیں۔ مجھے بچہ سمجھ کر انہوں نے مجھ سے کچھ پردہ نہ کیا۔ جب رومی آگے بڑھتے تو وہ کہتے واہ بنی الاصفر یعنی زرد رنگ والو! تمہارے کیا کہنے جب مسلمانوں کا پلڑہ بھاری ہوتا تو وہ کہتے "جاؤ بنی الاصفر" جب رومی شکست کھا گئے تو میں نے ابا کو یہ بات بتائی ابا اس پر ہنس پڑے اور فرمایا اللہ انہیں موت دے کینہ ان کے دل سے نہیں گیا یرموک میں ہی ابوسفیان کی آنکھ میں تیر لگا تھا جس سے آنکھ ضائع ہو گئی۔

(تاریخ الکامل جلد ۲ صفحہ ۴۱۳-۴۱۴)

تلوار کے دھنی زبیرؓ

جب زبیرؓ کے بیٹے عبداللہ بن زبیرؓ مکہ میں شہید ہوئے اور ان کے ہتھیار دشمنوں کے قبضہ میں آئے تو عبدالملک بن مروان نے ان کے دوسرے بیٹے عروہؓ سے کہا کیا تم حضرت زبیرؓ کی تلوار پہچان سکتے ہو عروہؓ نے کہا ہاں عبدالملک نے پوچھا کیا علامت ہے اس تلوار کی؟ عروہؓ نے کہا اس میں بدر کے دن ایک دندانہ پڑ گیا تھا۔ اسی پر عبدالملک نے کہا تم نے درست کہا پھر اس نے از خود مشہور یکتائے زمانہ عرب شاعر نابغہ ذبیانی کا ایک مصرعہ پڑھا

بِهِنَّ فُلُولٌ مِنْ قِرَاعِ الْكَتَائِبِ

کہ ہماری تلواروں کی یہ علامت ہے کہ ان میں لشکروں سے لڑائی کی وجہ سے دندانے پڑے ہوئے ہیں۔

پورا شعر یوں ہے۔

لَا عَيْبَ فِيهِمْ غَيْرَ أَنَّ سُيُوفَهُمْ
بِهِنَّ فُلُولٌ مِنْ قِرَاعِ الْكَتَائِبِ

(تاریخ ادب عربی صفحہ ۵۱)

کہ میرے ممدوح عمرو بن حارث غسانی میں سوائے اس کے کوئی عیب نہیں کہ ان کی تلواروں میں دشمنوں سے لڑنے کی وجہ سے دندانے پڑے ہوئے ہیں۔

یعنی ان کی شجاعت اور معروف پیکار رہنے کی تعریف کر رہا ہے۔

حضرت زبیرؓ کی اسی تلوار پر چاندی سے کام کیا ہوا تھا۔ عروہؓ کے بیٹے ہشام کہتے ہیں۔ کہ اس تلوار کی قیمت تین ہزار پڑی تھی۔ یہ ہمارے دوسرے عزیزوں نے لے لی تھی۔ کاش یہ میرے حصہ میں آتی۔

(بخاری کتاب المغازی باب قتل ابی جہل)

اسماء الرجال کی کتاب "تہذیب التہذیب" میں درج ہے کہ ان کو دیکھنے والا ایک شخص کہتا ہے کہ

ان کا سینہ تلوار اور نیزہ کے زخموں سے یوں چھلنی تھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے چشمے پھوٹ رہے ہوں اور ان کے جسم کے ہر عضو پر زخم کا نشان تھا۔ آپ فرماتے تھے

خدا کی قسم! یہ سب زخم
خدا کے برگزیدہ رسولؐ کے
ساتھ راہِ حق میں کھائے تھے

(جلد ۳ صفحہ ۳۱۸ زیر لفظ زبیر)

شہادت زبیرؓ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب زخمی ہوئے تو آپ نے خلافت کے انتخاب کیلئے جو بورڈ تشکیل دیا اس کے ایک ممبر حضرت زبیرؓ بھی تھے اور اسی کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب دنیا سے رخصت ہوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو آپؓ زبیرؓ پر راضی تھے انہوں نے حضرت علیؓ کے حق میں رائے دی تھی (بخاری باب قصۃ البیعۃ والاتفاق علی عثمان بن عفان)

لیکن جنگِ جمل میں وہ حضرت عائشہؓ کے لشکر میں تھے۔ جب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث یاد دلائی کہ زبیر تمہیں یاد ہے جب ایک موقعہ پر ہم دونوں تھے اور تیسرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے تو حضورؐ نے فرمایا تھا

زبیر اگر تم علیؓ سے لڑو گے تو تم ظلم کرو گے۔

(خصائص الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۳۷ و اسد الغابہ جلد ۲ صفحہ ۱۹۹)

اس پر حضرت زبیرؓ لشکر سے الگ ہو گئے اور مدینہ کو روانہ ہو گئے۔ ابن جرموز بھی ان کے ساتھ ہو گیا۔ اور کہا میں بھی آپ کے ساتھ مدینہ چلتا ہوں۔ یہ واقعہ بتاتا ہے کہ ان کی باہم صف آرائی ذاتی نہ تھی ان کے نزدیک جو حق تھا انہوں نے اس پر عمل کیا اور جب اپنی کسی غلطی پر آگاہی ہوئی تو اس پر جمے نہیں رہے جب یہ وادیٔ سباع میں پہنچے تو نماز پڑھنے کیلئے رکے جب حضرت زبیرؓ سجدہ میں گئے تو ابن جرموز نے تلوار کا ایسا بھرپور وار کیا کہ سر تن سے جدا ہو گیا۔ وہیں وادیٔ سباع میں دفن کیئے گئے۔ ابن جرموز ان کی تلوار لے کر حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا ماجرا سنایا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تلوار پر حسرت بھری نگاہ ڈالی اور فرمایا

اس تلوار نے بارہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے مصائب کے بادل ہٹائے

پھر قاتل کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا

ابن صفیہؓ کے قاتل تجھے بشارت ہو کہ جہنم تیری منتظر ہے۔

(مسند جلد ۱ صفحہ ۸۹)

حضرت علیؓ ان کی قبر پر آئے اور دیر تک بیٹھے روتے رہے

(طبقات کبیر جزو ۳ حالات زبیرؓ)

ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ حضرت علیؓ نے ابن جرموز کو کہا تیرے منہ میں خاک۔ میں امید کرتا ہوں کہ میں زبیرؓ اور طلحہؓ ان میں سے ہوں جن کے بارہ میں قرآن میں یہ آیا ہے۔

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ (طبقات کبیر جلد ۳ صفحہ ۸۰)

کہ ہم نے ان کے دلوں میں سے کینہ نکال دیا ہے۔ وہ بھائی بھائی بن کر چھپر کھٹوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

جس کی زندگی اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے وقف رہی۔ جس نے خدا کی راہ میں سب سے پہلے تلوار بے نیام کی جو ہر معرکہ میں خدا کے برگزیدہ رسولؐ کے دوش بدوش رہا جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا حواری یعنی اپنا مددگار اور مخلص محب کا خطاب دیا۔ جو یرموک کے روز اڑھائی لاکھ کفار کی صفوں پر بجلی بن کر گرتا رہا۔

ہائے افسوس! وہ ایک کلمہ خوان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک پیرو کی شقاوت اور بے رحمی کا شکار ہو گیا۔

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

مناقب زبیرؓ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک نے جو

مَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ

کی مصداق تھی جس کے متعلق کہا گیا

گفتۂ اُو گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

اسی دنیا میں انہیں جنت کی بشارت دی۔ جنگ احزاب کے موقع پر "میرا حواری" کا خطاب دیا۔ انہیں فداک ابی وامی (میرے ماں باپ تجھ پر قربان) کی دعا دی۔

جس سال امیر المومنین حضرت عثمانؓ تکبیر پھوٹنے سے بیمار ہوئے اور آپ حج کیلئے بھی تشریف نہ لے جا سکے آپ نے وصیت بھی کر دی کسی قریشی نے آپ سے عرض کیا۔ اپنے بعد کسی کو جانشین مقرر کر دیجئے پوچھا کیا یہ لوگوں نے کہا ہے۔ اس نے کہا ہاں کہا وہ کس کیلئے کہتے ہیں وہ خاموش ہو گیا اور کوئی جواب نہ دیا۔ ایک دوسرا شخص عیادت کیلئے آیا اس نے بھی یہی کہا۔ آپ نے اسے بھی یہی جواب دیا۔ پھر حضرت عثمانؓ نے دریافت کیا۔ کیا وہ زبیرؓ کے متعلق کہتے تھے۔ اس نے کہا جی ہاں فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے زبیرؓ ان میں سے میرے علم کے مطابق بہترین آدمی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت محبوب تھے۔

(اسد الغابہ جلد ۲ صفحہ ۱۹۷)

مطیع بن اسود روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت عمرؓ فرماتے تھے زبیر دین کے ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ (اصابہ جلد ۲ صفحہ ۹۸)

فتح شام کے بعد حضرت عمروؓ بن عاص کی سرکردگی میں مصر پر حملہ ہوا جب مسلمانوں نے فسطاط کا محاصرہ کیا۔ اور انہوں نے قلعہ کی مضبوطی اور فوج کی قلت کو دیکھا تو عمروؓ بن عاص نے سیدنا عمرؓ سے کمک روانہ کرنے کے لیے درخواست کی۔ آپ نے دس ہزار فوج بھجوائی اور چار افسر۔ فرمایا ان میں سے ہر ایک افسر ایک ہزار کے برابر ہے ان میں سے ایک حضرت زبیرؓ تھے۔ یہ پہنچے تو عمروؓ بن عاص نے محاصرہ کے انتظامات ان کے سپرد کئے انہوں نے گھوڑے پر سوار ہو کر قلعہ کے گرد چکر لگایا۔ فوج کو ترتیب دی سواروں اور پیادوں کو مختلف جگہ متعین کیا۔ منجنیقوں سے قلعے پر پتھر پھینکنے شروع کیے سات ماہ تک محاصرہ جاری رہا فتح و شکست کا کچھ فیصلہ نہ ہوا۔ ایک دن کہنے لگے آج میں مسلمانوں پر فدا ہوتا ہوں یہ کہہ کر تلوار سونت لی اور سیڑھی لگا کر فصیل پر چڑھ گئے۔ چند اور صحابہؓ نے ان کا ساتھ دیا فصیل پر پہنچ کر سب نے ایک ساتھ تکبیر کے نعرے بلند کیے ساتھ ہی تمام فوج نے اتنے زور سے نعرہ بلند کیا کہ قلعہ کی زمین دہل گئی۔ عیسائیوں نے سمجھا مسلمان قلعہ کے اندر گھس گئے وہ بدحواس ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے حضرت زبیرؓ نے فصیل سے اتر کر قلعہ کا دروازہ کھول دیا۔ اور تمام فوج اندر گھس گئی۔

(فتوح البلدان صفحہ ۲۲)

مصر کی فتح کے ایام میں جب اسکندریہ نے محاصرہ نے طول کھینچا تو حضرت زبیرؓ نے چاہا کہ سیڑھی لگا کر قلعہ پر چڑھ جائیں۔ اسی وقت یہ شام کی فتح سے فارغ ہو کر عمروؓ بن عاص کی مدد کیلئے مصر میں تھے لوگوں نے کہا قلعہ کے اندر طاعون پھیلی ہوئی ہے فرمایا ہم طعن و طاعون کیلئے آئے ہیں یعنی موت سے کیا ڈرنا۔ غرض سیڑھی لگائی اور حضرت زبیر جان کی بازی لگا کر قلعہ پر چڑھ گئے۔ حضرت حسنؓ فرماتے ہیں

شجاعت میں زبیرؓ کی کوئی مثال نہ تھی۔

(طبقات کبیر جلد ۳ حالات زبیرؓ)

حضرت حسانؓ نے آپکی شجاعت کے بارہ میں ایک قصیدہ کہا۔ جو اسد الغابہ میں منقول ہے۔ اس کا ایک شعر یہ ہے۔

فکم کربۃ ذب الزبیر بسیفہ
عن المصطفیٰ واللہ یعطی ویجزلہ

کتنے مصائب کے بادل تھے جو زبیرؓ نے اپنی تلوار کے زور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہٹائے اور یہ خدا کا فضل اور عطا ہی ہے کہ وہ توفیق دیتا ہے۔

امین زبیرؓ

امانت اور دیانت ایک اسلامی خلق ہے جو کردار کی تعمیر کے لیے بے حد ضروری وصف ہے۔ حضرت زبیرؓ اپنی امانت اور دیانت کی وجہ سے صحابہؓ میں مشہور تھے۔ چنانچہ کئی اکابر صحابہؓ نے اپنی وفات کے وقت اپنی آل و اولاد اور مال و متاع کا محافظ انہیں بنایا

مطیع بن الاسود۔ حضرت عثمانؓ مقداد، عبدالرحمٰن بن مسعود اور عبدالرحمان بن عوف نے ان کو اپنا وصی بنایا چنانچہ یہ کمال دیانتداری سے ان کے مال و متاع کی حفاظت کر کے ان کے اہل و عیال پر خرچ کرتے۔

(اصابہ جلد ۹ صفحہ ۶)

مساوات و ایثار

جنگ اُحد میں آپ کے ماموں حضرت حمزہؓ شہید ہوئے۔ تو حضرت صفیہؓ نے بھائی کی تکفین و تجہیز کیلئے دو کپڑے دیئے۔ حضرت زبیرؓ نے دیکھا کہ ماموں کے پہلو میں ایک انصاری کی لاش بے گور و کفن پڑی ہے آپ نے گوارا نہ کیا کہ ایک کیلئے دو کپڑے ہوں اور دوسرا بے کفن رہے دونوں میں کفن تقسیم کرنے کے لیے دونوں ٹکڑوں کو ناپا تو ایک چادر چھوٹی تھی دوسری بڑی آپ نے دونوں چادروں کے لیے قرعہ ڈالا۔ جس کے نام جو قرعہ نکلا۔ اس پر وہی چادر بطور کفن ڈال دی۔

(مسند جلد ۱ صفحہ ۱۶۵)

کسب معاش اور خیرات۔

کسب معاش کیلئے پیشہ تجارت تھا جس کام میں ہاتھ ڈالا کبھی گھاٹا نہیں ہوا۔ ان کی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کا تخمینہ پانچ کروڑ دو لاکھ دینار کیا گیا۔ ایک مکان کوفہ میں ایک مصر میں تھا۔ اور کچھ زمینوں کے ٹکڑے تھے۔ کچھ کھجوروں کے باغات تھے ایک مکان غریب بیٹیوں پر وقف کر دیا تھا

(باقی صفحہ ۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختصر رپورٹ تربیتی کلاس ناصرات الاحمدیہ یو۔کے

(مرسلہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

حضرت مصلح موعود نے لجنہ اماء اللہ کی بنیاد رکھتے وقت اس کے ابتدائی مقاصد میں سے سب سے پہلا مقصد یہ بیان فرمایا تھا کہ خواتین باہم مل کر کام کریں۔ اپنے علم کو بڑھانے کے ساتھ ساتھ دوسروں تک بھی پہنچائیں پس لجنہ اماء اللہ کی سرگرمیاں زیادہ تر اسی محور کے گرد گھومتی ہیں کہ جماعت کی زیادہ سے زیادہ بچیاں دینی تعلیم کے زیور سے آراستہ ہوں۔

انگلستان میں تربیت کی کمی ایک عرصہ سے محسوس کی جا رہی تھی۔ چنانچہ محترم شیخ مبارک احمد صاحب امام مسجد لندن کے توجہ دلانے پر ناصرات کی تربیتی کلاس کے انعقاد کا اہتمام کیا گیا۔ [illegible] ہیلو، والتھم سٹو اور [illegible] اور سیکرٹریان نے ایک اجلاس منعقد کر کے اس تربیتی کلاس کا پروگرام مرتب کیا جو ۷ اپریل ۱۹۸۰ء سے لے کر ۱۲ اپریل ۱۹۸۰ء تک جاری رہا۔

۷ اپریل کو ۱۰ بجے کلاس کا افتتاح ہوا۔ اس تقریب میں ۸۵ بچیاں شامل تھیں مگر بعد میں یہ تعداد بڑھ کر ۹۵ ہو گئی۔ ۸۸ بچیوں نے امتحان دیا۔ نتیجہ ۹۲ فی صد رہا۔

محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں بچیوں کو اس کلاس سے صحیح رنگ میں استفادہ حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ کے خطاب کے بعد محترمہ امۃ الحفیظ سلام صاحبہ صدر لجنہ یو کے نے بچیوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں اس ملک میں رہتے ہوئے دین کی بہت ضرورت ہے۔ قرآن کریم ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ اس کی باقاعدگی کے ساتھ تلاوت کریں۔ کلاس کے بعد آپ اپنے اندر نمایاں فرق محسوس کریں۔ جو سیکھا ہے اس پر عمل کریں اور وقت کی پابندی کے ساتھ سکول کی طرح اس میں شامل ہوں۔ آپس میں پیار اور محبت پیدا کریں۔ کوئی تکرار، کوئی دلشکنی اور کوئی اعتراض پیدا نہ ہو۔ مسز سلام صاحبہ کے خطاب کے بعد مسز امۃ الواحد جاوید صاحبہ نے STUDY OF COMPARATIVE RELIGIONS پر لیکچر دیا جسے بہت ہی پسند کیا گیا۔ بعد ازاں لڑکیوں کو مختلف گروپس میں تقسیم کر کے ہر گروپ کی دو دو نگران مقرر کی گئیں اور ان میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لئے ان کے کام پر نمبر دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ تمام گروپس نے اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سو فیصد نمبر حاصل کئے۔ تمام بچیوں نے اپنے اپنے گروپس میں خانہ داری، سلائی، کھیل، نظم خوانی، مختلف دعائیں اور نماز یاد کی۔

پہلے دن وقفہ کے بعد محترمہ مسز ناصرہ ندیم صاحبہ نے "ہستی باری تعالیٰ" کے عنوان پر لیکچر دیا۔ ۸ اپریل کو حاضری کے بعد مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے بچیوں کو حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سلام اور دعا کا پیغام پہنچایا اور قرآن کریم کا درس دیا بعد ازاں مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب نے HISTORY OF ISLAM کے موضوع پر لیکچر دیا جس کے بعد لڑکیوں نے خانہ داری کی۔ کھانے اور نماز کے بعد مکرم ساقی صاحب نے اسلام کے موضوع پر لیکچر دیا۔ مسز طیبہ کریم صاحبہ نے حضرت اماں جان کے سوانح حیات بیان فرمائے۔

۹ اپریل کا صبح کا پروگرام ۸ اپریل والا ہی تھا۔ اس دن بچیوں نے COOKING PROGRAMME کے تحت مختلف ڈشز تیار کرنی سیکھیں اور نماز کی ادائیگی کے بعد محترمہ مسز روحی شاہ صاحبہ نے بچیوں کو HEALTH CARE پر ایک لیکچر دیا۔ بعد ازاں مسز طیبہ کریم صاحبہ نے بچیوں کو حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہم السلام کی زندگی کے واقعات کہانی کی صورت میں سنائے۔

۱۰ اپریل کو مسز کریم صاحبہ نے "فقہ احمدیہ" اور مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ نے "احمدیت" کے عنوانات پر لیکچرز دیئے۔ چائے کے وقفے کے بعد مکرم ساقی صاحب نے حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی سیرت طیبہ کے بعض پہلوؤں کو اجاگر کیا۔

۱۱ اپریل کو نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد مکرم محترم محمد احمد صاحب نے حدیث اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مدلل لیکچر دیا جو ۵ منٹ تک جاری رہا۔ جس کے بعد مکرمہ مسز روحی شاہ صاحبہ نے بچیوں کو ایک ڈش سکھائی اور چائے کے بعد مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ نے THE GREAT FUTURE OF AHMADIYYAT کے عنوان پر لیکچر دیا جس کے بعد محترمہ ناصرہ ندیم صاحبہ نے بچیوں کو "ہستی باری تعالیٰ" سے متعلق چند سوال و جواب انگلش میں لکھوائے۔

۱۲ اپریل کو مکرم شیخ صاحب نے قرآن پاک کا درس دیا جس کے بعد فقہ پر دوبارہ لیکچر دیا گیا۔ ایک بچیوں سے پرچہ حل کروایا گیا۔ امتحان کے بعد مکرم باجوہ صاحب نے حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کے پہلے جانشین حضرت مولوی نورالدین صاحب کے سوانح حیات بیان فرمائے۔ اس اجلاس کی کاروائی محترمہ مسز امۃ الحفیظ سلام صاحبہ کی زیر صدارت عمل میں آئی جس میں کلاس میں حصہ لینے والی بچیوں کی ماؤں نے بھی شرکت کی۔ محترمہ ناصر رشید صاحبہ نائب جنرل سیکرٹری یو۔کے نے پورے ہفتہ کی کاروائی پر مشتمل رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ ماؤں کو بتایا گیا کہ بچیاں بڑے ذوق و شوق سے کلاس میں شامل ہوتی رہیں اور تعاون اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کیا۔ بڑی محنت سے کلاس کے نوٹس تیار کئے جس پر ہر بچی کو سو فی صد نمبر دیئے گئے۔ رپورٹ کے بعد مسز سلام صاحبہ نے اپنے مختصر خطاب میں کام کرنے والی بہنوں اور بھائیوں کا شکریہ ادا کیا اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ بچیوں نے اس کلاس سے جو کچھ سیکھا ہے وہ یہاں سے جا کر دوسری بچیوں کو بھی سکھائیں گی۔ کاروائی کے بعد بچیوں میں سندات و انعامات تقسیم کئے گئے۔ ایک تین سالہ بچی زاہدہ ارم کو سترہ آیات یاد کرنے پر خصوصی انعام دیا گیا۔ نیز ایک بچی کو قصیدہ پڑھنے پر ایک پونڈ کا واؤچر دیا گیا۔ تقسیم اسناد کے بعد محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ہال میں تشریف لائے۔ مکرم شیخ صاحب نے کارکنات لجنہ اماء اللہ اور بچیوں کی مساعی کو سراہا۔ مکرم چوہدری صاحب نے بھی اس تاریخی تربیتی کلاس کے کامیاب انعقاد پر مبارکباد دی اور اجتماعی دعا کروائی جس کے بعد یہ کلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

الحمد للہ علیٰ ذلک۔

کلاس کے دوران پیش آنے والے دو واقعات قارئین الفضل کے لئے درج ہیں

۱۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے اپنے درس القرآن کے دوران جو اطاعت والدین سے متعلق تھا۔ بچیوں سے سوال کیا کہ اگر آپ کو والدین دین کے حکموں پر نہ چلنے دیں تو آپ کیا کریں گی؟ ایک بچی بشریٰ شیبا GREEN FORD نے جواب دیا کہ ہم والدین کو چھوڑ دیں گے۔ اس پر آپ نے خوش ہو کر بچی کو انعام دیا۔

دوسرا واقعہ یہ پیش آیا کہ ۹ اپریل کو ایک بچی نسرین ملک کی بازو کی ہڈی پر چوٹ آ گئی۔ مسز امۃ اللطیف مجیب صاحبہ اور مسز سلام صاحبہ بچی کو ہاسپٹل لے گئیں جہاں بچی کے بازو پر پلاسٹر چڑھایا گیا۔ لیکن وہ بچی کلاس میں شامل ہونے کی اتنی خواہش مند تھی کہ والدین کے ساتھ واپس گھر نہ گئی بلکہ تمام دن کلاس میں شامل ہوئی اور امتحان بھی دیا۔

دعائے نعم البدل

میرا پہلا نواسہ احمد خالد نعیم ۱۲ ماہ ۱۲ جنوری ۱۹۸۰ء کو بوقت ۱۱ بجے شب وفات پا گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو نعم البدل عطا کرے اور انہیں اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد علی پریذیڈنٹ
جماعت احمدیہ ربوہ ۱۹۲
لاٹھیاں والا
ضلع فیصل آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد

(شعبہ زرعی سائنس)

یونیورسٹی ۲۸ فروری ۱۹۸۱ء سے مندرجہ ذیل عملی کورس پیش کر رہی ہے۔

۱۔ اپنی سبزیاں آپ اگائیں:۔

سبزیوں کی ضرورت قلت کے پیش نظر شعبہ زرعی سائنس علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کی طرف سے گھروں میں موسم گرما کی سبزیاں اگانے کا عملی کورس آسان اردو زبان میں پیش کیا جا رہا ہے۔

۲۔ مرغبانی:۔

ملک میں انڈوں اور گوشت کی بڑھتی ہوئی مہنگائی اور قلت کے پیش نظر شعبہ زرعی سائنس علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کی طرف سے گھریلو سطح پر مرغیاں پالنے کا عملی کورس آسان اردو زبان میں شروع کیا جا رہا ہے جس کے بنیادی مقاصد مرغیوں کا سستا گوشت اور انڈے پیدا کر کے ان کی قلت کو دور کرنا اور آمدنی میں اضافہ کرنا ہے۔

۳۔ اپنے ٹریکٹر کی دیکھ بھال کیجئے:۔

پچھلے سالوں سے ملک میں مشینی کاشت کافی مقبول ہو رہی ہے اور ٹریکٹروں کی تعداد میں روز بروز تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ عام ٹریکٹروں کی دیکھ بھال اور مرمت کے مسائل کے بارے میں ٹریکٹر کے مالکان اور ڈرائیور صاحبان کو کافی مشکلات کا سامنا ہے۔ اس مشکل کے پیش نظر شعبہ زرعی سائنس علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کی طرف سے ٹریکٹر کی دیکھ بھال اور مرمت کا عملی کورس آسان اردو زبان میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اس کورس کے بنیادی مقاصد موزوں ٹریکٹر خریدنے کے لئے رہنمائی، ٹریکٹر کی خود دیکھ بھال اور مرمت میں مہارت پیدا کرنا ہے

ضروری معلومات:۔

کسی بھی کورس کے دوران یونیورسٹی میں حاضری ضروری نہیں ہے۔

ہر کورس کی وضاحت کے لئے ریڈیو پروگرام نشر کئے جائیں گے۔

ہر کورس کی فیس دس روپے ہے اس کے علاوہ سے طلبہ سے دس روپے رجسٹریشن فیس بھی لی جاتی ہے جو یونیورسٹی میں پہلے داخلے پر صرف ایک بار ہی لی جاتی ہے۔

ہر کورس کی فیس میں درسی کتب، چارٹ اور سبزیوں کے بیجوں (سبزیاں اگانے کے کورس میں) کی قیمت بھی شامل ہے۔

فیس بصورت بنک ڈرافٹ یا پوسٹل آرڈر یا بنک رسید بحق خازن علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد درخواست کے ساتھ منسلک کریں۔

درخواست بڑے سائز کے سادہ کاغذ پر درج ذیل کوائف لکھ کر شعبہ داخلہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کو ارسال کریں۔

(۱) نام کورس (۲) نام طالب علم شرکت کنندہ (۳) ولدیت
(۴) تعلیمی معیار (۵) پیشہ (۶) ڈاک کا پتہ اور مستقل پتہ۔

داخلے کے لئے درخواستیں بھیجنے کی آخری تاریخ ۱۲ فروری ۱۹۸۱ء ہے۔

PID(I)2365/29 شعبہ داخلہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد

درخواست دعا

میرے والد محترم محمد دین صاحب عرصہ سے مختلف عوارض سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ چند دن سے جسم کی بائیں جانب فالج کا بھی اثر ہے ان دنوں بغرض علاج فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل کرایا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

(محمد جمیل کارکن دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

احمدی طلباء متوجہ ہوں

جو طلباء کراچی کے کسی تعلیمی ادارہ میں داخلہ لینا چاہتے ہیں وہ مکرم مرزا حمید احمد صاحب ناظم امور طلباء ضلع کراچی سے رابطہ قائم کر کے معلومات حاصل کریں۔

(مہتمم امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

(۱) میرے پیارے ماموں چوہدری محمود احمد صاحب نمبردار ولد چوہدری اللہ رکھا صاحب نمبردار (مرحوم) چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا۔ جلسہ سالانہ پر شمولیت کی غرض سے تشریف لاتے ہوئے ۲۵ دسمبر کو قریباً چار بجے شام ربوہ اور احمد نگر کے درمیان ٹریکٹر کے حادثہ میں اچانک شہید ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم کی عمر قریباً ۵۴ سال تھی۔ پابند صوم و صلوٰۃ، نہایت منکسر المزاج، کم گو اور ہمیشہ دینی فرائض کو دنیا کے کاموں پر ترجیح دیتے تھے۔ سچائی کو جزو ایمان قرار دیتے۔ نہایت سادہ طبیعت تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "کہ مومن کے چہرے پر ہمیشہ مسکراہٹ رہنی چاہیئے" کو کبھی نہیں بھولے۔ بلکہ یہ ان کی عادت بن چکی تھی کہ جب بھی ملے پیاری سی مسکراہٹ کے ساتھ۔ ان کا ہر دوست، واقف کار اس مومنانہ مسکراہٹ کا گواہ ہے۔ مرحوم کو قبرستان عام ربوہ میں دفن کیا گیا۔

احباب جماعت سے مرحوم کی بلندیٔ درجات اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کے عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اجمل خان دفتر آڈیٹر تحریک جدید ربوہ)

(۲) خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ عائشہ رشیدہ زوجہ مائسٹر فضل الرحمٰن صاحب نواں کوٹ بنت مکرم ولی محمد صاحب احمدی گنج مغلپورہ لاہور مورخہ ۸ جنوری ۸۱ء کو زچگی کی حالت میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ اپنے والد محترم کی تدفین کے لئے ربوہ آئیں اور پھر جلسہ سالانہ کے لئے ربوہ میں رک گئیں اور وہیں اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں۔

مرحومہ بہت نیک ملنسار اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بچیاں اور تین بچے شامل ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور بچوں کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین۔

(بشیر احمد خالد ۲۰/۲۴ گنج مغل پورہ لاہور)

اطفال و ناصرات متوجہ ہوں

امسال اطفال و ناصرات کے لئے سالانہ مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "سیرت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ" ہے جس میں اول، دوم اور سوم انعامات ۲۰۰/-، ۱۵۰/- اور ۱۰۰/- روپے نقد مقرر ہیں۔

شرائط درج ذیل ہیں:۔

(۱) مضمون دو سے اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔

(۲) پتہ اور حوالے مکمل اور صاف لکھیں۔

(۳) مضمون ناظم اطفال یا سیکرٹری ناصرات کی تصدیق سے ۱۵ جون ۱۹۸۱ء تک مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔

اطفال و ناصرات ابھی سے اس کے لئے تیاری کریں اور اپنا مضمون جلد از جلد مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوا دیں۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

(مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمادیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسلسل نمبر ۲۴۶۰۵:-

میں امۃ الرشید بیوہ محمد شریف صاحب قوم بلوچ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۸۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

(۱) ایک عدد پلاٹ برقبہ دس مرلہ نزد چمن عباس ربوہ مالیتی بیس ہزار روپے

(۲) کانوں کے بندے طلائی بزنہ وزنی ایک تولہ مالیتی -/۲۰۰۰ روپے۔

(۳) بنک میں جمع شدہ رقم -/۵۰۰۰ روپے

(۴) حق مہر -/۳۲ روپے وصول شدہ۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے اور -/۱۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ اور خرچ خوراک مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- امۃ الرشید بیوہ محمد شریف صاحب بلوچ مرحوم ۱۹/۴۶ دارالرحمت وسطی ربوہ۔

گواہ شد:- مرزا عبدالسمیع صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ۔

گواہ شد:- محمد صدیق سیکرٹری مال ۱۷/۴۳ دارالرحمت وسطی ربوہ۔ وصیت ۱۹۲۴۷۔

مسلسل نمبر ۲۴۶۰۶:-

میں طاہرہ نسیم بنت چوہدری علم دین صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۸۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

زیور طلائی ۲½ تولہ مالیتی -/۳۲۰۰ روپے۔

پلاٹ برقبہ ۱۰ مرلے نمبر ۱۲۰ قطعہ ۱۶۷/۱۳۲ واقع ناصر آباد ربوہ مالیتی مبلغ بیس ہزار روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ پچیس ۲۵ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از الدین مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- طاہرہ نسیم بنت چوہدری علم دین صاحب مکان ۱۴/۶ دارالرحمت غربی ربوہ۔

گواہ شد:- علم الدین ولد فضل دین صاحب ۱۴/۶ دارالرحمت غربی ربوہ۔

گواہ شد:- محمود احمد طاہر ولد مسعود احمد صاحب ۱۴/۶ دارالرحمت غربی ربوہ۔

بقیہ صفحہ ۴

ایک ہزار غلام ان کے پاس تھے وہ جو کچھ کماکر لاتے یہ اسی وقت صدقہ کر دیتے

(استیعاب جلد ۱ صفحہ ۲۰۸)

لیکن اس دولت اور ثروت کے باوجود طرز معاشرت نہایت سادہ تھی۔ غذا بھی پر تکلف نہ تھی۔ لباس عموماً

قرض کی ادائیگی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

خیارکم احسنکم قضاءً

تم میں سے اچھا وہ ہے جس کی قرض کی ادائیگی بہتر ہے

عبداللہ بن زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ جنگ جمل میں کھڑے ہوئے تو مجھے بلایا اور فرمایا

میرے بچے آج یا تو ظالم قتل کیا جائیگا یا مظلوم ایسا نظر آتا ہے کہ آج میں بحالت مظلومی قتل کیا جاؤں گا مجھے سب سے بڑی فکر اپنے قرض کی ہے کیا تمہارے خیال میں ہمارے قرض سے کچھ مال بچ جائیگا میں بیچ کر قرض ادا کر دینا اگر قرض پورا نہ ہو تو میرے مولیٰ سے مدد لے لینا پوچھا آپ کا مولیٰ کون ہے؟ اس لیے کہ عربی میں مولیٰ کے معنی آزاد کردہ غلام، دوست اور آقا سبھی کے ہیں۔ فرمایا۔ اللہ۔ عبداللہ کہتے ہیں جب ان کے قرض کی ادائیگی کا مرحلہ آیا تو میں خدا سے انہیں الفاظ میں دعا کرتا اے زبیرؓ کے مولیٰ۔ ان کا قرض ادا کر دیجئے۔ اور مولیٰ کریم قرض ادا کر دیتا۔

عبداللہ بن زبیرؓ کہتے ہیں ان کے قرض کا حساب کیا تو بائیس لاکھ درہم قرضہ تھا۔ میں نے ایک ایک روپیہ ... پھر چار سال تک حج میں جاکر منادی کرتا رہا کہ لوگو! جس کا قرض میرے ابا کے ذمہ ہے وہ مجھ سے لے لے۔ سارا قرض ادا کر کے تین کروڑ باون لاکھ کی جائیداد ورثہ میں تقسیم ہوئی چار بیویوں میں سے ہر ایک کو بارہ بارہ لاکھ حصہ ملا۔ ان کے گیارہ لڑکے اور نو لڑکیاں تھیں۔

حرف آخر

نہ جانے یہ دنیا کب سے ہے اور کب اس کی صف لپیٹی جائیگی لیکن مجھے یہ کہنے میں باک نہیں کہ کسی نبی کو ایسے متبعین نہیں دیئے گئے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیئے گئے۔ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم عدیم المثال ہیں تو آپ کے تربیت یافتہ بھی بے نظیر ہیں۔ تاریخ کیونکر دہرائے۔ تاریخ عالم میں ایسے فدائی، ایسے شجاع راہ حق میں اس انداز سے جان نچھاور کرنے والے نہیں ملیں گے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار بلاتے تو وہ تین بار کہتے لبیک

و سعدیک و الخیر بیدیک

میرے آقا میں حاضر ہوں اور میری خوش قسمتی ہے کہ آپ نے مجھے یاد فرمایا۔

آپ کے ہاتھ میں تو بھلائی ہی بھلائی ہے

وقت کے مامور کے درخت وجود کی سرسبز شاخو! اس کے بیکدہ کے مے خوارو۔ اب اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے علم بردار تم ہو۔ ماں تم ہو۔ کاں تم ہو۔ یہ امانت تمہارے سپرد ہے۔ آگے آؤ اور ابو عبیدہؓ اور زبیرؓ جیسی شجاعت۔ زہد۔ بے نفسی اور فدائیت کا مظاہرہ کرو۔

؎ بکوشید اے جواناں تا بدیں ہمت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

اعلان دارالقضاء

مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ ... محلہ دارالسلام وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم عبدالرحمٰن صاحب وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کی ذاتی امانت ۲۰۰-۱۱ تحریک جدید میں اس وقت مبلغ -/۵۵۴ روپے جمع ہیں۔ استدعا ہے کہ مبلغ -/۴۵۸ روپے میں سے مرحوم کا حصہ وصیت منہا کرنے کے بعد بقیہ رقم مجھے ادا کرنے کا فیصلہ صادر فرمادیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

... اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برطانیہ کی تربیتی کلاس سے ڈاکٹر عبدالسلام کا خطاب

(بقیہ صفحہ اوّل)

پر تبلیغ کی غرض سے سات ہزار پمفلٹ تقسیم کئے۔ آخر میں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے۔ تمام کام نہایت ترتیب، نظم و ضبط اور کامیابی سے جاری رہا۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے تمام مبلغین، اساتذہ اور ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس کلاس کی کامیابی کے لئے دن رات محنت سے کام کی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس تربیتی کلاس کے بہتر نتائج برآمد فرمائے۔ اور برطانیہ مشن کو بیش از بیش خدمات دینیہ کی توفیق عطا کرتا چلا جائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ضرورت کلرک و انسپکٹر مال

دفتر وقف جدید میں دو آسامیاں (کلرک اور انسپکٹر مال) خالی ہیں۔ ربوہ میں رہ کر خدمت سلسلہ کی خواہش رکھنے والے احباب سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواستوں پر صدر صاحب یا امیر صاحب کی تصدیق کے علاوہ زعیم انصار اللہ یا قائد خدام الاحمدیہ کی تصدیق بھی ضرور ہونی چاہیئے۔ نیز درج ذیل کوائف ہوں جب بلایا جائے تو انٹرویو کے لئے تیار رہیں۔ کرایہ وغیرہ کی ذمہ واری دفتر پر نہ ہوگی۔

(۱) نام معہ ولدیت - (۲) عمر (۳) صحت (۴) دینی اور دنیوی تعلیم (۵) سابقہ تجربہ (۶) کسی جماعتی عہدہ پر کام کرنے کا موقعہ ملا ہو تو ذکر کریں

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

ٹائپ اور شارٹ ہینڈ کورس

ٹائپ اور شارٹ ہینڈ کی ٹریننگ دینے کے لئے شعبہ صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تحت باقاعدہ کلاسز کا انتظام موجود ہے۔ مقامی خدام اور گرد و نواح کے خدام سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ نیز ٹائپ ریپرنگ کی ٹریننگ بھی دی جاتی ہے۔ ٹائپ اور شارٹ ہینڈ کی ضرورت صرف پیشہ ور خدام کے لئے ہی نہیں۔ اس کی ضرورت ہر پڑھے لکھے خادم کو پیش آسکتی ہے۔

(مہتمم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

ماہنامہ خالد کی نئی خریداری

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بہت سے دوست ماہنامہ خالد کے نئے خریدار بنے۔ اور بہت سے دوستوں کی طرف سے ابھی نئی خریداری کے لئے چندہ موصول ہو رہا ہے۔ ایسے دوستوں کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ماہنامہ خالد کی نئی خریداری ماہ جنوری ۱۹۸۱ء سے شروع ہو رہی ہے۔ چونکہ ماہ جنوری ۱۹۸۱ء اور ماہ فروری ۱۹۸۱ء کا پرچہ اکٹھا شائع ہو رہا ہے۔ اس لئے نئے خریداران کو پرچہ ماہ فروری کے دوسرے تیسرے ہفتے میں ملے گا۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

میرے لڑکے عبدالمجید کے ناک کا چھوٹا اپریشن کروایا تھا تاہم تکلیف رفع نہیں ہوئی۔ اب بڑا اپریشن کروانے کا خیال ہے۔ احباب جماعت سے خاص طور پر دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا کرے آمین

(عبدالغفور حمید سویٹ ہاؤس ربوہ)

ساتواں سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ ۱۹۸۱ء

خیلی للرحمٰن کلب کے زیر اہتمام ساتواں سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ انشاء اللہ بتاریخ ۱۳، ۱۴، ۱۵ مارچ (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جس میں نیزہ بازی، انفرادی و اجتماعی دوڑ، کراس کنٹری ریس، دلکی اور شتری چال، نمائش کے علاوہ اونچی چھلانگ کے مقابلے ہوں گے۔

جملہ احمدی گھوڑ سواروں سے درخواست ہے کہ وہ اس ٹورنامنٹ کو ہر طرح سے کامیاب بنانے اور اس میں حصہ لینے کے لئے ابھی سے پورے جوش و خروش سے تیاری شروع کر دیں۔ اور امراء صاحبان، مربیان کرام و قائدین سے گزارش ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے ضلع کے گھوڑے اس ٹورنامنٹ میں شامل کریں۔

(صدر سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کمیٹی)

اعلان داخلہ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد

قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں ایم فل کلاس کے داخلہ کے لئے یونیورسٹی نے درخواستیں طلب کی ہیں۔ مضامین بیالوجی، کیمسٹری، ہسٹری، فزکس، میتھمیٹکس، انتھروپالوجی، یو ایس سٹڈیز ہیں۔ درخواستیں بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۲ فروری ۱۹۸۱ء ہے۔ خواہشمند طالب علم داخلہ کی مزید تفصیل معلوم کرنے یا درخواست جمع کروانے کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل ایڈریس پر رجوع کریں۔

۱۔ بشیر احمد طاہر کمرہ ۳۲ ہوسٹل ۱

۲۔ خالد نسیم کمرہ ۲۶ ہوسٹل ۳ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد

اعلانات نکاح

۱۔ میرے بیٹے عزیزم صغیر احمد دینی کا نکاح مورخہ ۱۱/۱۲ کو بمقام چک ۵۵/۲۰L محمود آباد اوکاڑہ ضلع ساہیوال مسماۃ نسیم کوثر بنت چوہدری عصمت اللہ صاحب سے مبلغ آٹھ ہزار روپے مہر پر سلسلہ عالیہ احمدیہ ساہیوال نے پڑھایا۔ اور میری بیٹی عزیزہ شفقت باتو کا نکاح مورخہ ۱۲/۱۲ کو چوہدری محمد اشرف واہلہ ولد محمد شریف صاحب واہلہ جے سنگھ والا ضلع شیخوپورہ سے بعوض مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر مربی سلسلہ احمدیہ مکرم وسیم احمد صاحب پھیہ (جڑانوالہ) نے پڑھایا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین

علی احمد دینی سکرٹری مال مقامی چک نمبر ۶۴۴ گ ب
تحصیل جڑانوالہ، ضلع فیصل آباد

۲۔ برخوردار مرزا توقیر یٰسین ولد مرزا منیر احمد نصیر ڈھوک فردوس محلہ اسلامیہ ہائی سکول جہلم کا نکاح بشریٰ متین بنت سید بشیر احمد صاحب مرحوم محلہ مشن ۲ جہلم کے ساتھ بعوض مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۲۹/۱۲ کو مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا گیا۔ نکاح محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے پڑھا۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے دینی اور دنیاوی لحاظ سے برکات کا موجب کرے اور مثمر ثمرات حسنہ ثابت ہو آمین

مرزا منیر احمد نصیر

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴